مولانا محمد فضل الحق فاروقیؒ کا اسلوب دعوت: مکتوبات بنام ڈاکٹر غلام فرید کا اختصاصی مطالعہ

Maulana Muhammad Fazl-ul-Haq Farooqi's Style of Da'wah: A Specialized Study of Letters Addressed to Dr. Ghulam Fareed

Dr. Muhammad Irfan Ahmed
Student: Darul Uloom Haqqania, Farooqia Thikriyan Sharif, Gujrat:
fanifarooqi@gmail.com
Dr. Muhammad Riaz Mahmood
Associate Professor, Department of Islamic Thought, History and Culture, Allama Iqbal Open University, Islamabad:
riaz.mahmood@aiou.edu.pk

Abstract:

The article aims to analyze the unique approach of preaching, training and reformation adopted by the renowned Sufi and Muslim scholar of Gujrat, Maulana Muhammad Fazl-ul-Haq Farooqi, as reflected in the letters he addressed to Dr. Ghulam Farid. Maulana Farooqi received his Islamic education from prominent religious institutions of the subcontinent and dedicated his life to teaching and spiritual guidance in Gujrat. Dr. Ghulam Farid frequently sought his advice on religious and spiritual matters. A key source of Maulana Farooqi's educational, spiritual, and advisory relationship with Dr. Farid is found in the letters he wrote at different times. These letters delve into various significant themes, including love for the Holy Prophet (PBUH), the universal teachings of Islam, Sufi thought among Muslims, interfaith harmony, individual development, personality building, the wisdom behind Islamic rituals, lessons from Islamic history, the preaching responsibilities of the Muslim Ummah, human compassion, sincerity of intention, and righteous deeds. These letters provide valuable insights for academic circles and offer practical approaches to spiritual development. Considering their intellectual and spiritual significance, this study presents an analysis of these letters.

Keywords: *Dr. Ghulam Farid, Gujrat, Islam, Letters, Maulana Muhammad Fazl-ul-Haq Farooqi, Holy Prophet (PBUH), Spiritual Development.*

1۔ موضوع تحقیق کا تعارف، اہمیت اور پس منظر

تصوف شریعت اسلامیہ کی تفہیم و تعلیم اور تربیت و ترویج کا ایک مخصوص منہج ہے۔ ایک صوفی اسلام کے داعی کی حیثیت سے نصوص شرعیہ کو ایک خاص اسلوب میں سمجھتا ہے۔ اس کا طرز فہم ریاضتوں کے باعث منفرد وجدا ہوتا

ہے۔ اسی انفرادیت کے باعث بعض مستشرقین کو غلط فہمی ہوئی کہ تصوف خلافِ شریعت کسی روش اور شعوری تحریک کا نام ہے۔ اس کے برعکس اسلامی تعلیمات کی روح اور اس کے مختلف پہلوؤں کی حقیقت سے آگاہ طبقات نے صوفیائے کرام کی نہ صرف قدر دانی کی بلکہ ان کے طرزِ فکر و استدلال سے اسباق بھی حاصل کیے۔ صوفیائے کرام نے قرآن، حدیث، سیرت، فقہ اور دیگر مباحث شریعت کے فہم میں جو انداز اپنایا ہے اس کے اثرات برصغیر کی علمی و فکری تاریخ پر ہمہ پہلو انداز میں واضح ہیں خصوصاً مباحث سیرت اور ان کے متعلقات کے ضمن میں ان کا طرز فکر بڑا موثر و نتیجہ خیز ہے۔ انھوں نے عالم اسلام میں بالعموم اور برصغیر میں بالخصوص تصور سیرت کی تفہیم و تشریح اور ترسیل واشاعت میں اہم کردار ادا کیا۔ اس ضمن میں سیرت رسول ﷺ کو نظریاتی و عملی، دونوں پہلو سے سمجھنے کی بھرپور کوششیں کی گئیں۔ انہوں نے علمی طور پر اس تصور کو اجاگر کیا کہ فہم سیرت کے بغیر فہم اسلام ممکن ہی نہیں۔ سیرت طیبہ ہی اسلام ہے، سیرت طیبہ کی حیثیت اسلام میں تشریعی و تشریحی، دونوں پہلوؤں سے اہمیت کی حامل ہے۔ اس مخصوص علمی شعبے کو نظر انداز کر کے اسلام کو سمجھنا یا اسلام کی خدمت بجالانے کی کسی حکمت کو تلاش کرنا نری جہالت ہے۔ برصغیر میں تفہیم سیرت اور صوفیانہ طرز فہم کے ان اسالیب کو جن شخصیات نے اپنایا ان میں مولانا فضل الحق فاروقیؒ نمایاں مقام رکھتے ہیں۔[1] آپؒ کی علمی و فکری خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ آپؒ کے اسلوب دعوت میں مکتوبات کو اہم حیثیت حاصل ہے۔ آپؒ کے مکتوبات میں جو اسالیب دعوت اختیار کیے گئے ہیں ان میں علمی و تبلیغی دورے، تلقین اذکار، محبت رسول ﷺ، تلقین شکر گزاری، شیطانی وسوسوں سے دوری، اسرار کائنات پر نظر، تلقین صبر و تحمل، نبی ﷺ کی جامعیت، مراحل و منازل تصوف کا ادراک اور ان کی تعلیم و تشریح، قلبی کیفیات کے زوال سے آگاہی، تلقین مطالعہ قرآن، انبیائے کرامؑ کی ذمہ داریاں، صدقہ جاریہ، مدارج التوبۃ، اجازت ترجمۂ قرآن وحدیث، تصور اسم محمد ﷺ، قضائے فرض، وقت توبہ، توکل، علما کی قدر، تلقین درود شریف، امت میں رسول ﷺ کے پیغام کی ترسیل کی اہمیت، ترغیب اعمال خیر، طالب کے مکتوبات پر گہری توجہ، فیضان اولیاء کے لئے دعائیہ کلمات، مکتوب الیہ کو اپنے حالات سے آگاہ کرنا، ذوق مطالعہ اور اتباع قرآن وسنت، ترکیب ملاقات اور تعلیم یافتہ کی رہنمائی، خدمت مسجد اور مرید سے تعلق، قلبی حجابات کی دوری، امتحان میں کامیابی کا نسخہ، تصور اسم ذات، تلقین درود شریف، فرقہ واریت سے گریز اور مراقبہ کو اہمیت حاصل ہے۔

---

[1] تفاخر محمود گوندل، معارف العباد، لاہور: امید پبلشرز، 2003ء، ص:48۔

ان مکتوبات کا مطالعہ و تجزیہ عصر حاضر کے علمی حلقوں کی ایک اہم ضرورت ہے۔ اسی علمی ضرورت کی تکمیل کے لیے مولانا محمد فضل الحق فاروقیؒ کے ڈاکٹر غلام فرید کے نام مکتوبات کا اختصاصی مطالعہ کیا گیا ہے۔ اس مضمون کو چھ اجزا میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے جزو میں موضوع تحقیق کا تعارف پیش کیا گیا ہے نیز اس کی اہمیت اور اس کے مذہبی، تاریخی اور علاقائی پس منظر کے مختلف پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ دوسرے جزو میں مولانا فضل الحق فاروقیؒ کے احوال و آثار کو اختصار سے بیان کیا گیا ہے۔ تیسرے جزو میں مکتوب الیہ ڈاکٹر غلام فرید کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ چوتھے جزو میں مکتوبات کے خصائص ذکر کیے گیے ہیں۔ پانچویں جزو میں مولانا فضل الحق فاروقیؒ کے اسالیب دعوت کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ چھٹا جزو خلاصہ بحث پر مشتمل ہے۔

2۔ مولانا محمد فضل الحق فاروقیؒ کے احوال و آثار

مولانا محمد فضل الحق فاروقیؒ (1901ء-1982ء) گجرات کے ایک گاؤں "ٹھیکریاں" کے ایک علمی گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلۃ النسب خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر بن الخطاب سے ملتا ہے۔[2] آپؒ نے تعلیمی سفر کا آغاز اپنے گھر سے کیا۔[3] ابتدائی درجے کی عربی و فارسی کتب اپنی ہمشیرہ محترمہ سے پڑھیں۔ آپؒ کے علمی ذوق کو مد نظر رکھتے ہوئے آپؒ کے والد گرامی حضرت علامہ نیک عالم فاروقیؒ[4] نے آپ کو موضع گنجہ میں حضرت سلطان محمود گنجوی سیالویؒ کے پاس درس نظامی کی ابتدائی کتب پڑھنے کے لیے بھیجا۔[5] بعد ازاں اعلیٰ درجے کی کتب پڑھنے کے لیے برصغیر کے مختلف دینی مدارس میں تعلیم حاصل کی۔ آپؒ نے دارالعلوم منڈی یزمان (بہاولپور)، احمد پور شرقیہ، دارالعلوم جالندھر اور دارالعلوم دیوبند سے بھی مختلف علوم و معارف کی تحصیل کی۔[6] بچپن ہی سے رموز تصوف والدین کی طرف سے عطا ہوئے اور خصوصی شفقت حضرت خواجہ محمد امین فاروقی چکوڑوی سیالویؒ سے عطا

---

[2] محمد فضل الحق، شجرہ نسب خاندان قرشیہ فاروقیہ، قلمی نسخہ: مکتبہ حقانیہ فاروقیہ ٹھیکریاں شریف، ۲مارچ- ۱۹۱۹ء۔

[3] محمد فاروق، گجرات میں صوفیائے نقشبند کی علمی و روحانی خدمات، شعبہ علوم اسلامیہ، نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس، گجرات، سیشن: ۲۰۱۸ - ۲۰۱۶ء، ص: 50-1

[4] حضرت مولوی نیک عالم صاحبؒ کی وفات (مکتبہ حقانیہ فاروقیہ ٹھیکریاں شریف) میں موجود ایک قلمی نسخہ شجرہ نسب پر 1934ء-7-5 لکھی ہوئی ہے۔

[5] صاحبزادہ فخر الامین فاروقی، ذکر اسلاف، ناشر دارالعلوم فاروقیہ حقانیہ ٹھیکریاں شریف، ۱۹۹۹ء، ص: 21

[6] سند فراغت بتاریخ: ۱۲ رجب ۱۳۵۵ھ کو حاصل ہوئی۔

ہوئی۔[7] زمانۂ طالب علمی میں چشتیہ قادریہ سلسلہ کی معروف شخصیت حضرت مولانا فیض محمد فاروقیؒ کسانہ شریف سے فیض عطا ہوا۔[8] تحصیلِ علم کے بعد آپ اپنے والد گرامی کے ساتھ شرق پور شریف تشریف لے گئے اور میاں شیر محمدؒ شرق پوری کے دست مبارک پر بیعت کی۔ یوں نقشبندی مجددی سلسلہ میں داخل ہو کر سلوک کی منازل طے کیں۔ اس کا تذکرہ اپنے ایک مکتوب میں اس طرح فرمایا:

"ہمارے ماضی زمانہ میں مثل مولانا شیر محمد صاحبؒ شرقپوری جیسا ہمارے آنکھ میں کوئی نہ تھا۔"[9]

3۔ مکتوب الیہ ڈاکٹر غلام فرید کا تعارف

ڈاکٹر غلام فریدؒ بن چوہدری الہ داد وڑائچ 5 دسمبر 1937ء کو گجرات کے گاؤں "مغلی" میں پیدا ہوئے۔[10] آپ حیوانات کی صحت کے شعبہ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر تھے۔ قرآن، حدیث اور تصوف کے ساتھ گہرا شغف تھا۔ اپنے شیخ سے مختلف اوقات میں تصوف سے متعلق اسباق حاصل کرتے تھے۔ آپ کا وصال 11 نومبر 2011ء کو ہوا۔[11] مولانا محمد فضل الحق فاروقیؒ نے ڈاکٹر غلام فریدؒ کی طرف لگ بھگ 86 مکتوبات ارسال کیے۔ اس مضمون میں ابتدائی 25 مکتوبات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

4۔ مکتوبات کے خصائص

اصلاح احوال اور تربیت کا اولین اصول یہ ہے کہ مدعو اور مخاطب کی عزت نفس کا لحاظ رکھا جائے۔ مصلح اور مربی کا کام اسی صورت میں آسان ہو سکتا ہے جب وہ اپنے مخاطب کے دل میں اپنے لیے جگہ پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائے اور اپنی دعوتی و اصلاحی غرض کو دلسوزی، خلوص نیت اور للّٰہیت سے پیش کرے۔ اس سے مخاطب کے دل کے دروازے خود بخود کھلتے چلے جاتے ہیں۔ داعیٔ اعظم ﷺ اور آپ کے تربیت یافتہ اصحاب کی دعوتی کوششوں میں

---

[7] صاحبزادہ فخر الامین فاروقی، ذکر اسلاف، ص:23

[8] طلعت اقبال، مولانا فضل حق نقشبندی کی دینی و علمی خدمات تحقیقی جائزہ، شعبہ علوم اسلامیہ، الخیر یونیورسٹی بھمبر آزاد کشمیر، سیشن بہار: ۲۰۱۲ء، ص:119-1۔

[9] مولانا محمد فضل الحق فاروقی، مکتوبات قلمی نسخہ (غیر مطبوعہ)، کتب خانہ حقانیہ فاروقیہ، ٹھیکریاں شریف، ضلع گجرات، قلمی مکتوب:4

[10] انٹرویو: چوہدری محمد اظہر اقبال وڑائچ بن ڈاکٹر غلام فرید، بتاریخ:30-نومبر 2024ء

[11] نفس مصدر

اس نفسیاتی اصول کی کار فرمائی کو ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ جن شخصیات کو مولانا محمد فضل الحق نے مکتوبات ارسال کیے ان کو بڑے ہی مؤدبانہ انداز سے مخاطب کیا۔ محبت بھرے الفاظ سے نوازا۔ کبھی فرمایا:"غلام فرید سلمه المجید و اوصله الله الیٰ مایتمناه ویرید"، کبھی دعادی:"برخوردار امیر الاسلام اطال الله عمره واعطاه الله مایتمناه" ، کبھی بغیر نام لیے ہی رموز تصوف بیان فرماتے:"بعد از دعوات کے واضح ہو"، کبھی متوسلین اور طلبائے تصوف کو بڑے عالمانہ انداز میں مخاطب فرماتے:" فرید العصر و الزمان سلمه الرحمان الیٰ یوم المیزان بالتحقیق والایقان"، کبھی بڑے بھائی والے انداز میں یاد کرتے:"برخوردار چوہدری صوفی غلام فرید اوصله الله تعالیٰ الیٰ مایرید"، کبھی اظہار محبت کچھ اس انداز میں بھی کرتے:"برخوردار نیک کردار"، کبھی لکھا:"پیارے فرید سلامت رہو"، کبھی پیشہ کے لحاظ سے بھی یاد کرتے:"برخوردار ڈاکٹر غلام فرید"اور ایک اندازِ کلام یوں بھی تھا: " خاتم الدہر فرید العصر سلمه الله تعالیٰ" ۔ان مکتوبات میں "برخوردار"کا لفظ کثرت سے استعمال ہوا ہے اور خطاب کا انداز دعائیہ ہے۔[12] تعلیم و تربیت اور اصلاح باطن کیلئے حضرت اپنے مکتوبات میں جس انداز سے گفتگو کا آغاز کرتے ہیں وہ براہ راست دل پر اثر کرنے والا ہے۔ معاشرتی اصلاح کے میدان میں ایسے ہی اخلاق عالیہ کی ضرورت ہے۔ صاحب مکتوب اپنے لئے نہایت سادہ الفاظ استعمال کرتے جس سے آپ کا مقام واضح ہوتا ہے۔مکتوبات کے اختتامی الفاظ بھی اثر انگیز ہیں۔جو الفاظ لکھے گئے ان میں " فقیر پر تقصیر فضل حق از ٹھیکریاں" ،"فقیر الی الحق فضلِ حق از ٹھیکریاں"اور "فقیر فضلِ حق "شامل ہیں۔ [13]ان مکتوبات کے ذریعے بہت سے اخلاقی دروس کی طرف توجہ مبذول ہوتی ہے۔

شیخ مولانا محمد فضل الحق فاروقیؒ نے اپنے جن مریدین اور تلامذہ کو مکتوبات ارسال کیے ان میں میاں حکیم محمد فاضلؒ، فضل الٰہیؒ صاحب بی اے، محمد عنائت بیگؒ، سخی حبیب اللہؒ، عبد الرشیدؒ، لعل پیاؤ خانؒ، مولانا عبد الجبارؒ، صوفی برکت علیؒ اور ڈاکٹر مولانا غلام فریدؒ شامل ہیں۔ سب سے زیادہ مکاتیب ڈاکٹر مولانا غلام فرید کی طرف روانہ کیے گئے۔ڈاکٹر صاحب کے نام مکتوبات کو جن عناوین کے تحت ارسال کیا گیا ان کی تفصیل اس طرح ہے:"برخوردار غلام

---

[12] محمد فضل الحق فاروقیؒ، مکتوبات: بنام ڈاکٹر غلام فرید 1 تا25، قلمی نسخہ، کتب خانہ حقانیہ فاروقیہ، ٹھیکریاں شریف، ضلع گجرات

[13] نفس مصدر

فرید سلمه المجید واوصله الله الی ما یتمناه ویرید"[14]،"برخوردار امیر الاسلام اطال الله عمره واعطاه الله ما یتمناه "[15]،"برخوردار غلام فری دسلمه المجید"[16]،"برخوردار غلام فرید سلامت باشد"[17]،"فرید العصر والزمان سلمه الرحمٰن الی یوم المیزان بالتحقیق والایقان"[18]،"بعد از دعوات مزید حیات وادعیہ ترقی درجات کے واضح ہو کہ لفافہ آپ کا موصول، حال معلوم ہوا"[19]،"برخوردار چوہدری صوفی غلام فرید اوصله الله تعالیٰ الی ما یرید"[20]،"برخوردار غلام فرید طول عمره"[21]،"برخوردار غلام فرید سلامت رہو"[22]،"برخوردار غلام فرید"سلمه المجید "[23]،"برخوردار غلام فرید"سلمه المجید واوصله الله الی ما یتمناه ویرید"[24]،"برخوردار غلام فرید"اعلیٰ الله درجاتک"[25]،"برخوردار نیک کردار غلام فرید"سلمه الله المجید "[26]،"پیارے فرید سلامت رہو"[27]،"برخوردار ڈاکٹر غلام فرید اوصله الله تعالیٰ الی ما یتمناه ویرید

---

[14] مکتوب:1

[15] مکتوب:2

[16] مکتوب:3

[17] مکتوب:4

[18] مکتوب:6

[19] مکتوب:7

[20] مکتوب:8

[21] مکتوب:9

[22] مکتوب:11،(برخوردار غلام فرید سلامت رہو) یہ دعائیہ کلمات اکثر مکتوبات کے عناوین میں شامل ہیں۔

[23] مکتوب:12

[24] مکتوب:13

[25] مکتوب:16

[26] مکتوب:21

[27] مکتوب:22

وسلمه الله تعالیٰ المجید"[28]،"برخوردار غلام فرید اوصله الله الی ما یتمناه ویرید"[29]،"برخوردار غلام فرید سلمه ربه"[30]،"بعد از دعوات وادعیہ ترقی درجات۔[31]،"برخوردار غلام فرید اوصله الله الی مایرید سلمه"[32]،"برخوردار ڈاکٹر غلام فرید"سلمه الله المجید "[33]،"حاتم دہر فرید العصر"سلمه الله تعالیٰ"[34]اور"بعد از دعوات واضح ہو کہ یہاں خیریت ہے۔ آپ کی خیریت نیک مطلوب"[35]۔ان مکتوبات کے انداز تخاطب سے تصوف، اصلاح احوال اور انسان دوستی کے وہ زریں اسباق حاصل ہوتے ہیں جو انسانوں کی دنیوی اور اخروی کامیابی کی راہ میں معاون ہیں۔

5۔مولانا محمد فضل الحق فاروقیؒ کے اسالیب دعوت

مولانا محمد فضل الحق فاروقیؒ کے مکاتیب میں جو اسالیب دعوت اختیار کیے گئے ان کو درج ذیل نکات کی صورت میں بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔

1. علمی و تبلیغی دورے

صوفیائے کرام کے علمی و تبلیغی دورے بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ مولانا محمد فضل الحق فاروقیؒ ان دوروں کا بطور خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ اور اس دوران اپنے موضوع سے مطابقت رکھنے والی کتب بھی دستیاب ہو جاتیں تو ان کو بھی حاصل کرتے تھے۔ اس طرح کے احوال کو شیخ محمد فضل الحقؒ فاروقی اپنے مکتوب الیہ کو آگاہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

[28] مکتوب:23

[29] مکتوب:25

[30] مکتوب:26

[31] مکتوب:27

[32] مکتوب:28

[33] مکتوب:30

[34] مکتوب:31

[35] مکتوب:32

"دس بارہ دن کوٹ پناہ ضلع گوجرانوالہ میں گیا ہوا تھا اور دو راتیں لاہور میں بھی رہا ہوں مولوی عبد الحق کا چھوپورہ والے کو بھی ملا ہوں،[36] وہ آپ کی تعریف کرتا تھا کہ مولوی غلام فرید صاحب بہت اچھے عالم اور با اخلاق آدمی ہیں اور کاپی نکال کر تمہارا اور ہمارا پتہ لکھا ہوا بھی اس نے دکھایا اور بہت اچھا پیش آیا اور کتاب صاوی حاشیہ جلالین شریف اور ایک کتاب شرح الصدور اور شفاء قاضی عیاضؒ وہ اپنے کتب خانے سے لایا اور ہم نے خرید لیں۔ کیونکہ وہ ہمارے موضوع کے مطابق تھیں۔"[37]

2. مخصوص اذکار کی تلقین

دینی و دنیاوی فوائد حاصل کرنے کے لیے تلقین اذکار بھی صوفیا کے اسلوب دعوت کا حصہ رہا ہے۔ آپ نے لکھا:

"اللہ تعالیٰ آپ کو کراچی کے امتحان میں کامیاب فرماوے۔ 300 مرتبہ آیۃ کریمۃ پڑھا کرو۔"[38]

ایک مکتوب میں ذکر کی تاکید کرتے ہوئے لکھا:

"اذکار کو نہ چھوڑنا، کیونکہ اذکار انجلاء قلبی میں ایک دوسرے کے مؤید ہوتے ہیں۔ جس سے استقامت حاصل ہو جاتی ہے، اور قلب مطمئن ہو جاتا ہے۔ جس سے صفات صوفیاء پیدا ہو جاتی ہیں۔"[39]

اسالیب صوفیاء میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ وہ طالب کو اذکار کی مشق بھی کرواتے ہیں۔ تاکہ طالب کے لیے کوئی مشکلات پیش خیمہ نہ ہوں چنانچہ مکتوبات میں کثرت کے ساتھ اس بات کا لحاظ بھی رکھا گیا ہے:

"لطیفہ سے نفس **لا** کو دماغ کی طرف کھینچو اور **الہ** مقام روح پر اور **الااللہ** قلب پر ضرب لگا کر نفی اثبات کا ذکر کرو۔ جو کہ **معکوس** بن

---

[36] لاہور، مصری شاہ کے قریب ایک جگہ کا نام "کا چھوپورہ" ہے۔

[37] قلمی نسخہ مکتوب بنام غلام فرید۔ مکتوب: 1

[38] نفس مصدر

[39] مکتوب: 5

جاویگا۔**حبس النفس** سے ذکر کیا کرو۔ تین، پانچ بار کے بعد سانس لیا کرو۔ منہ کھول کر سانس نہ لینا۔ بلکہ نتھنوں سے۔ اور ذکر کے وقت اللہ کی صفات **سمیع و بصیر** خیال رکھنا ضروری ہے۔**باقی عبدالتلاقی**۔"[40]

بعض اوقات صوفیائے کرام کے اسباق میں کئی مخصوص اذکار بھی شامل ہوتے ہیں۔ یہ روحانی ترقیوں کے لیے عطا کیے جاتے ہیں۔ مولاناؒ نے لکھا:

"واضح ہو کہ یہاں خیریت ہے اور موضع مغلی میں بھی خیریت ہے۔ برخوردار کی خیریت مدام درگاہ علام الغیوب سے نیک مطلوب۔ اللہ تعالیٰ برخوردار کو تمام نیکی کے نمبروں کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین اور اپنی قبولیت کی درگاہ میں پہنچاوے۔ صرف اسمائے **یا قھار یا جبار یا مذل** پچاس بار پڑھنے ہیں۔ صرف لفظ **یٰسٓ** سات بار پڑھنا ہے۔ فقط اسم ذات اب کاغذ پر نہ لکھو صرف دل پر تصور کرنا چاہیے۔ اور اس کی جمیع صفات سے بوقت تصور ملحوظ رکھنا چاہیے۔ کہ سمیع ہے اور **بصیر** وغیرہ وغیرہ صفات کو ملحوظ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد ہی ترقی علیا پر پہنچاوے گا۔ یہاں آنے کی کسی کو تکلیف نہ دیں۔ آپ اس ماسٹر کو اسم ذات کی تلقین کر دیں۔ اگر کسی کی قسمت اچھی ہوئی تو فائدہ ہو جاوے گا۔ اللہ تعالیٰ کا راستہ بتلانے میں دریغ نہ کریں۔ فائدہ اللہ کے قبضے میں ہے۔ ملازمت سے گھبرائیں نہیں۔ یہ ایک اچھا ذریعہ ہے۔ جس سے ہر طرح کی نیکی میسر ہو سکتی ہے۔ تفسیر حقانی مطالعہ سے اب چار پانچ روز سے ختم کر دی ہے۔ اب اتقان شروع ہے۔ والله الموافق والمعين۔"[41]

3. دنیا کی حیثیت

ایک مکتوب میں لکھا:

---

[40] مکتوب:6

[41] مکتوب:20

"یہ دنیا ایک مسافر خانہ ہے اور امتحان خانہ ہے۔ انسان کو اپنے امتحان کی فکر ہر وقت چاہیے۔"[42]

4. رسول اللہ ﷺ سے محبت

رسول اللہ ﷺ سے محبت کی تلقین ان الفاظ میں کی:

"محبت نبی ﷺ میں کمالات کے اسرار مضمر ہیں اور نبی ﷺ آئینہ جمال ربی ہیں۔"[43]

5. شکر گزاری کا انداز

شیخؒ کا اسلوب شکر گزاری ملاحظہ ہو:

"وتعريف الشكر عندالصوفية الشكر قيد الموجود وصيد المفقود"[44]

ایک مکتوب میں لکھا:

"جو نیک کام کیا جاوے اس پر شکر کرنا چاہیے۔ کہ اے بار خدایا تیرا شکر ہے۔ کہ تو نے مجھ سے یہ کام کروایا ہے۔ ورنہ میری کیا توفیق تھی۔ اور شکر سے نعمت میں زیادتی ہوتی ہے۔[45] ﴿لئن شكرتم لأزيدنكم﴾[46]

6. شیطانی وسوسوں سے دوری

شیطانی وسوسوں سے دور رہنے کی تلقین ان الفاظ میں کی:

---

[42] مکتوب:2

[43] مکتوب:2

[44] مکتوب:3

[45] مکتوب:3

[46] ابراہیم 14 : 7

"انسان کے دل میں بوساطت شیطان، کئی قسم کے وساوس آتے رہتے ہیں ۔لہٰذا ان کی طرف توجہ نہ کرنی چاہیے۔[47]﴿فاعبد الله مخلصا له الدين﴾[48]

ایک مکتوب میں لکھا:

"کہیں شیطان آپ پر غالب نہ آجاوے۔وہ موذی کئی طرح کے وساوس دل میں ڈالتا رہتا ہے۔ کبھی مشائخ کے حق میں، کبھی مرید کے حق میں۔ذکر و فکر سے دل کو صاف کرو"[49]

7. انسانی نفسیات

صوفی انسانی نفسیات کا ماہر ہوتا ہے۔ہر کسی کو ایک ہی لاٹھی سے نہیں ہانکتا بلکہ طالب کے حالات کو مد نظر رکھ کر اسباق کی ترسیل و تلقین کرتا ہے۔اس فہم و فراست کا اندازہ اس مکتوب سے لگایا جاسکتا ہے:

"بعد ازدعوات واضح ہو کہ اب آپ چونکہ نفس لوامہ کی منزل میں ہیں۔ اس لیے آپ سے جزع وفزع اور شکوہ شکائت، ظہور پذیر ہے۔لوم کی منزل میں ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔مقام اطمینان میں پوری تسلی حاصل ہو جاتی ہے۔ورد ووظائف وذکر واذکار و شغل واشغال کو ہرگز ترک نہ کریں۔ یہ عملی دنیا عمل ہی سے آباد ہوتی ہے۔یہاں علم من جملہ ہی کافی ہے۔"[50]

8. اسرار کائنات پر نظر اور تلقین صبر و تحمل

صوفی اسباق معرفت کو طے کرتے ہوئے اسرار کائنات، تخلیق کائنات اور آیات اللہ پر بھی مکمل نظر رکھتا ہے تاکہ منشاء خداوند کو جان سکے۔ آپ نے لکھا:

---

[47] مکتوب:3

[48] الزمر 39 : 2

[49] مکتوب:6

[50] مکتوب:4

"عالم خلق اللہ تعالیٰ کی فعلی دنیا ہے۔ اور یہ دنیا بھی آیت اللہ من آیات اللہ ہے۔ اسی میں انسان بھی داخل ہے۔ سبق حاصل کرنے کے لیے اپنا نقشہ ہی کفائیت کر سکتا ہے۔ اور آیات آفاق اس سبق میں انسان کے ممد ہیں۔ لہذا جب معرفت صفات کی تصدیق کلی قلب پر وارد ہو کر راسخ و ثابت ہو جاتی ہے۔ تو اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ پھر ترقی اطمینانی عیان تک پہنچا دیتی ہے۔ اور برہان ختم ہو جاتا ہے۔ اجتماع دین و دنیا کا باعث کمالات ہے۔ اگر چہ بعض اوقات گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے۔"[51]

9. نبی اکرم ﷺ کی جامعیت

اسلامی عقائد و نظریات کا محور نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ آپ ﷺ ہی کی ذات اکمل، احسن اور اجمل ہے ۔ چنانچہ مکتوبات میں اس حوالے سے محبت کا اظہار کیا گیا ہے:

"ہمارے نبی ﷺ بھی جامع دین و دنیا ہیں۔ لہذا ہمیں بھی یہی راستہ بڑے تحمل سے طے کرنا چاہیئے۔ گھبرانہ نہیں چاہیے۔ یہی اتباع سنت ہے۔"[52]

10. مراحل و منازل تصوف کا ادراک اور ان کی تعلیم و تشریح

صوفیا کے ہاں سب سے اہم کام لوگوں کو قرآن کے ساتھ جوڑنا اور خلق خدا کے ساتھ روابط قائم کرنا ہے۔ ایک مکتوب میں اسی طرف طالب کی توجہ مبذول کرائی گئی ہے:

"واضح ہو کہ تمام اشیاء جو کہ عالم رؤیا میں مرئی ہوتی ہیں۔ یہ سب کچھ مجاہدہ کے نتائج ہوتے ہیں۔ جو کہ مختلف اشکال و احوال میں ہو کر نظر آتے ہیں۔ ان غرا نہیں ہو چاہیے۔ مجاہدہ فی الاذکار میں تعطیل نہ

---

[51] مکتوب:4

[52] مکتوب:4

روا رکھیں۔ یہی تو جذب کا سبب اعظم ہے۔﴿والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا﴾[53] اور اسی سے جذب القرآن حاصل ہوتا ہے۔ جس سے درویش کائن باللہ و بائن عن الخلق ہو جاتا ہے۔"[54]

11. قلبی کیفیات کے زوال سے آگاہی

سیرت صحابہ کو اپنانے، قرآن مجید کے مطالعہ کی تلقین اور قلبی کیفیات کے زوال سے آگاہ کرنا بھی صوفیا کے اسالیب تلقین کا خاصہ ہے۔ آپؒ نے لکھا:

"آپ کی تحریر سے آپ کی اضطرابی حالت مفہوم ہوتی ہے۔ کبھی قلب کی شکایت کرتے ہو، اور کبھی دست نفس سے نالاں ہوتے ہو۔ اور کبھی بیعت پر جزع و قطع کرتے ہو۔ آپ کی تحریر ظاہر کرتی ہے کہ آپ دتّے شاہیہ ہوتے جارہے ہو۔ معلوم نہیں آپ کو کیا ہو رہا ہے۔ اور کبھی ابتلائے مجاز ہوتے ہو۔ غلبۂ نفس کی وجہ سے قلب آپ کا مضطرب ہے۔ روحانیت کو تباہ کر رہے ہو۔ ہوش سنبھالو۔ ذکر و اذکار کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ قرآن مجید کا مطالعہ کرو۔ صحابہ کے حالات پر غور کرو۔"[55]

12. تلقین مطالعۂ قرآن و حدیث

درج ذیل مکتوب میں انسانی زندگی میں جاذبیت پیدا کرنے کے لیے مطالعہ قرآن کی تلقین کی گئی:

"قرآن مجید کے مطالعے سے اپنے حالات میں جذب پیدا کرو۔"[56]

ایک مکتوب میں ترجمۂ قرآن اور حدیث شریف کے مطالعہ کرنے کی اجازت دی گئی:

---

[53] العنکبوت 29 : 69

[54] مکتوب:5

[55] مکتوب:6

[56] مکتوب:6

"مولانا عبدالودود صاحب سے ترجمہ قرآن شروع کرلو۔اور حدیث بھی پڑھ لو ۔ہماری طرف سے اجازت ہے۔"[57]

13. انبیاءؑ کی ذمہ داریاں

انبیاء کی ذمہ داری ابلاغ ہے وہ داروغہ نہیں ہوتے کہ اپنے منصب سے ہٹ کر ابلاغ حق کریں۔وہ منبع ہدایت ہوتے ہیں۔ان کے پاس علم وحکمت اور ابلاغ کا اعلیٰ وارفع شعور ہوتا ہے۔چنانچہ اس طرف اشارہ کرتے ہوئے مکتوبات میں ارشاد گرامی ہے:

"نبی اور ولی کے ذمہ ارأۃ الطریق ہے۔ایصال الی المطلوب ،خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔"[58]

14. صدقہ جاریہ

سب سے بہترین صدقہ جاریہ علم ہے۔[59]سب سے بہترین دوست کتاب ہے۔(نعم الجليس الكتاب)لحاظہ علمی صدقہ جاریہ کی تلقین کرتے ہوئے مکتوب ارسال کیا گیا:

" آپ نے اگر صدقہ جاریہ کے طریق پر کوئی کتاب لاہور سے خریدنی ہو،تو کتاب مظاہر حق،شرح مشکاۃ شریف، 5 جلد،اردو،جو کہ شیخ غلام علی تاجر کتب،لاہور نے چھپوائی ہے۔تو وہ بہتر ہے۔ صفحات آنکھ سے ملاحظہ فرمالیں۔ کتاب ضخیم سے حنفیوں کو مفید ہے۔اور پڑھانے اور پڑھنے والوں کو معین ہے۔"[60]

15. توبہ کے اوقات اور مدارج

---

[57] مکتوب:8

[58] مکتوب:6

[59] أبو بكر البيهقي، شعب الإيمان، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض بالتعاون مع الدار السلفية ببومباي بالهند، 1423ھ،رقم الحديث:3175، ج:5، ص:122

[60] مکتوب:6

توبہ انسانی زندگی کی پہلی اور آخری منزل ہے۔ بندۂ مومن اسے کبھی بھی اپنے آپ سے جدا نہیں کرتا، توبہ دل کا نور اور نفس انسانی کی پاکیزگی ہے۔ صوفیائے کرام کے ہاں توبہ کے مختلف مدارج ہیں۔ ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے درج ذیل مکتوب ارسال کیا گیا:

"توبہ وغیرہ، رضاء کے مقامات کو تیسری و چوتھی جلد احیاء العلوم میں نہایت واضح طور پر تفصیلا بیان کیا گیا ہے۔ آپ کے پاس اردو ہے۔ وہاں دیکھ کر مطالعہ کر مختصرا یہ ہے کہ توبہ۔ اوبہ ۔ انابت۔ ہدایت۔ استقامت۔ ربط قلب۔"[61]

شیخ مولانا محمد فضل الحق فاروقیؒ سے وقت توبہ کے حوالے سے ڈاکٹر غلام فرید نے استفسار کیا تو اس کے حوالے سے درج ذیل مکتوب ارسال کیا گیا:

"جب توفیق خداوندی شامل حال انسان ہو۔ اسی وقت توبہ و شکر شروع ہو جاتا ہے۔ کلمۂ تمجید کا وظیفہ کافی ہے۔"[62]

16. تصور اسم محمد ﷺ

آپؒ نے لکھا:

"اتباع کے لحاظ سے تمام وجود انسانی تصور اسم محمد ﷺ کا محل ہے۔"[63]

17. قضائے فرض

روزہ کی قضا کے بارے میں سائل نے سوال کیا تو فرمایا:

"روزہ کی قضاء بلوغت کے بعد سے شروع ہوتی ہے۔"[64]

18. مسئلہ ادائیگی حج

---

[61] مکتوب:7

[62] مکتوب:8

[63] مکتوب:8

[64] مکتوب:8

حج صاحب استطاعت پر فرض ہے۔ اگر اس کی صحت اجازت دیتی ہے تو تب حج کرے اگر نہیں دیتی تو نہ کرے۔ اس مسئلہ کی طرف توجہ کرانے کے لیے ڈاکٹر علامہ غلام فرید کو یہ مکتوب ارسال کیا گیا:

"والد صاحب کے حج کے متعلق والد صاحب سے مشورہ کرو کہ جاسکتے ہیں یا نہیں؟ اور ان کے دل میں شوق ہے یا نہیں؟ ورنہ ان کو تکلیف دینی فضول ہے۔ حالانکہ وہ چلنے پھرنے پر بھی پورے قادر نہیں ہے۔"[65]

19. توکل

اسباب کی موجودگی میں بھی ہر چیز کا محافظ و قادر اللہ تعالیٰ کی ذات کو سمجھنا توکل کہلاتا ہے۔[66] آپؒ نے لکھا:

"توکل قطع اسباب کا نام نہیں ہے۔ بلکہ اسباب کے ہوتے ہوئے اسباب پر توجہ نہ کرنے کا نام ہے۔۔ اور اسباب کو مؤثر نہ سمجھنا۔ بلکہ اسباب میں مسبب الاسباب کو دیکھنے کا نام ہے۔"[67]

20. مصادر تعلیمات صوفیا

صوفیاء کی تعلیم، اسباق، مشقیات، درس، تلقین اور اذکار کہاں سے وارد ہوتے ہیں اس حوالے سے تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا:

"میری تصانیف درویشوں کے قلوب کے صحائف پر جو تصورات آتے ہیں، اور نقوش پڑتے ہیں وہ ہیں۔"[68]

21. حقیقی انقلاب و مقصدیت

---

[65] مکتوب:8

[66] محمد بن حبان بن أحمد، الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، بيروت: مؤسسة الرسالة، 1408ھ، ج:2، ص:505

[67] مکتوب:8

[68] مکتوب:8

ایک صوفی کا مقصد دنیا سے رسومات بد کا خاتمہ ،رد بدعات اور انقلاب زندگی کی طرف توجہ مبذول کروانا ہوتا ہے۔اصل صوفی وہی ہوتا ہے جو حاضر و موجود سے بیزار کرتا ہے۔ آپؒ نے لکھا:

"1۔مرید کو اوامر شیخ کی اتباع ضروری ہے۔2۔اگر فرائض کے اداء میں نقصان آتا ہو تو جلسوں میں حاضر نہیں ہونا چاہیے۔3۔جلسوں کی حضوری سے وظائف ضروری ہوتے ہیں۔4۔صفات ثمانیہ سے ابھی کچھ بھی حل نہیں ہوا۔اور جو اصل ہوا ہے وہ بھی غیر مستقیم ہے۔"[69]

22. علم بطور جہاد اکبر

علم کا حاصل کرنا جہاد ہے۔[70] خصوصی طور پر قرآن پاک کا علم حاصل کرنا۔ آپؒ نے لکھا:

"1۔امسال چونکہ گڑبڑ ہے۔گھر سے نکلنے میں بھی امن طریف نہیں ہے۔لہذا اس سال درخواست حج ملتوی رکھیں۔2۔ آپ کے لیے ترجمۂ قرآن کو حاصل کرنا ہی جہاد اکبر ہے۔ابھی یہی کافی ہے۔"[71]

23. ورد کی اجازت

صوفیا کا طریق رہا ہے کہ وہ طالب کو اجازت کے ساتھ ورد و وظائف عطا کرتے تھے چنانچہ ڈاکٹر علامہ غلام فریدؒ کو بھی قرآنی ورد کے طور پر سورۂ الم نشرح کا حکم فرماتے ہوئے لکھا:

"ورد- الم نشرح،صدر وغیرہ کو مفید ہے۔اگر وقت ہو تو پڑھ لیا کرو۔"[72]

24. علما کی قدر

صوفیا کی تعلیمات میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ انہوں نے اہل علم کے ساتھ ملاقات نہ بھی کی ہو تو بھی غائبانہ طور پر بھی ان کی علمی قدر و منزلت کو ہمیشہ پیش نظر رکھا ہے۔ علماء کی قدر کرنے کا درس رسول اللہ ﷺ کی

---

[69] مکتوب:9

[70] أحمد بن محمد بن حنبل،مسند،بیروت:مؤسسة الرسالة،1421ھ،رقم الحديث:9419،ج:15،ص:245

[71] مکتوب:10

[72] مکتوب:10

احادیث مبارکہ میں واضح طور رملتا ہے۔[73] حضرت شیخ محمد فضل الحق فاروقیؒ کے مکتوبات میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ ایک مکتوب میں غلام فرید کو مخاطب کر کے لکھا:

"واضح ہو کہ اگر مولانا عبدالودود صاحب ویسے ہی ہیں۔ جیسے آپ تحریر کر رہے ہو۔ تو تحصیل فیوض میں سستی نہ کرو۔ اور علم کو کمال تک پہنچادو۔ شاید قلب مکانی میں یہی راز نہاں ہو۔ جس کے لیے یہاں بھیجا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مقامات باطنیہ میں ترقی فرماویں۔ میری طرف سے مولانا صاحب کو السلام علیکم"[74]

25. فرائض کی ادائیگی

اسلام امن وسلامتی کا مذہب ہے اور اپنی تمام تر تعلیمات میں حقوق وفرائض کو خصوصی اہمیت دیتا ہے تاکہ پر امن انسانی معاشرے کا قیام یقینی طور پر عمل میں آئے۔ صوفیائے کرام نے اپنے معتقدین، تلامذہ اور ان سے رہنمائی حاصل کرنے والوں کو بھی ادائیگیٔ فرائض کی تلقین کی ہے۔ حضرت مولانا محمد فضل الحق فاروقیؒ کے مکتوبات میں بھی فرائض کی طرف خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ درج ذیل مکتوبات میں مختلف فرائض کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

"1۔ تمام سالوں کا حساب کر کے۔50. 2 روپیہ فی سیکڑہ۔ مصارف یتیم ومسکین رنڈی تتی وغیرہ۔2 نماز فرض آئد ہے۔ لہٰذا مراقبہ چھوڑ دے اور نماز باجماعت ادا کرے۔"[75]

فرائض کی ادائیگی کی تاکید کرتے ہوئے ایک اور مکتوب ارسال کیا گیا:

"برخوردار غلام فرید اوصله الله الی مایتمناه ویرید۔ بعد از دعوات کے واضح ہو کہ لفافہ آپ کا موصول ہوا۔ تحریر جواب میں اس لیے دیر ہوئی ہے۔ کہ چھوٹے مولوی عبدالحقؒ صاحب پہلے روزہ سے درد کمر میں مبتلا ہو گئے۔ اب کچھ

---

[73] محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري، الجامع الصحيح، دارطوق النجاة، 1422ھ، ج:1، ص:24

[74] مکتوب:10

[75] مکتوب:10

تندرست ہیں۔اور میں خود درد پیٹ میں مبتلا ہو گیا۔اب بفضل ایزد متعال کل سے آرام ہے۔جوابات:

1۔جب تک صحیح اندازہ سالوں کا معلوم نہ ہو،اور واجب غیر کا ہو تو دوسرے کیا ادا کریں ۔ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾[76]۔2۔پردہ کرنا واجب ہے۔3۔خیرات کرنی نفل ہے اور زکوٰۃ فرض ہے۔4۔رات کے تین حصے ہیں۔ایک نفس کے آرام کا،دوسرا اہل بیت ،یعنی اہلیہ کا ،تیسرا خدا کا۔5۔تذکرہ کا ضرور مطالعہ کرو۔6۔جمعۃ الوداع پر گھر آنا ہو تو کوئی اسلامی تقریر سوچ کر آویں۔"[77]

26. رسول اللہ ﷺ کے پیغام کی اہمیت

پیغام رسول ﷺ کو اقوام عالم میں پہنچانا اور اس کی تیاری کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔اسی سعی کو مد نظر رکھ کر صوفیا طلبا کو اجازت مرحمت فرماتے ہیں۔آپؒ نے لکھا:

"معلم عربی شروع کرلو۔ویسے عام طور پر تبلیغ کر سکتے ہو۔خاص اجازت تبلیغ تب ہوتی ہے جب قرآن مجید وحدیث واقوال فقہاء واقوال واحوال اولیاء وفقراء پر پوری پوری واقفی حاصل ہو جاتی ہے ۔ تاکہ انسان بیان میں غلطی نہہ کر بیٹھے۔کیونکہ تبلیغ نیابت رسول ﷺ ہے۔ہادی تب ہو سکتا ہے جب خود ی مہتدی ہو۔"[78]

27. دین وسیاست کی ہم آہنگی

دین وسیاست کی ہم آہنگی بہت ضروری ہے۔دین کامل ہے اور سیاست اس کا ایک جزو ہے۔[79]عوامل سیاست کو ہی بروئے کار لا کر بندہ تبلیغ دین کر سکتا ہے۔آپ نے لکھا:

---

[76] الانعام6 : 164

[77] مکتوب:24

[78] مکتوب:10

[79] ابن تیمیہ،سیاست شریعہ،کراچی: تیر تھ داس روڈ،کلام کمپنی،س۔ن،ص:308-1

"صوفی جب سیاست نفس وسیاست بیت کو کامل کر لیتا ہے۔تب سیاست ملکی میں حصہ لے سکتا ہے۔ اور وہ سیاست بھی قرآن کے مطابق ہو۔ خلفاء راشدین نے پہلے یہ سیاستیں پوری کر لیں۔ پھر سیاست ملک میں حصہ لیا تھا۔ کیونکہ ترتیب یہی ہے۔"[80]

28. اچھے اعمال کی ترغیب

ڈاکٹر غلام فرید نے عقد ثانی کی اجازت کے لیے درخواست کی تو اس کو مد نظر رکھتے ہوئے ترغیب اعمال خیر کی طرف توجہ کرواتے ہوئے مکتوب ارسال کیا گیا:

"1۔اگر پہلی کے حقوق تلف نہ ہوں اور اپنے بھی ادائے فرض کی طاقت ہو تو درست ہے۔2۔علیٰ سبیل تحدث بالنعمۃ،اچھا لباس جس میں شرعی ممانعت نہ ہو پہننا درست ہے۔اور اسمیں کوئی ممانعت نہیں ۔3۔نماز پڑھتے رہنا چاہیے،وساوس شیطانی دور ہو جاوینگے۔4۔کتاب فلسفہ نماز ضرور مطالعہ کرو۔5۔قضاء نمازوں کا ادا کرنا ہے۔ حتیٰ الامکان اور اد کو بھی نہ چھوڑے۔"[81]

29. طالب کے مکتوبات پر گہری توجہ

شیخ محمد فضل الحق فاروقیؒ اپنے مریدین اور تلامذہ کے مکتوبات کو گہری نظر سے پڑھ کر جواب تحریر فرماتے تھے۔ درج ذیل مکتوب بھی اسی خصوصیت کا حامل ہے:

"بعد از دعوات مزید حیات وادعیہ ترقی درجات کے واضح ہو کہ یہاں بفضل ایزدی جمیع وجوہ سے خیریت تام ہے۔ اور نیز موضع مغلی میں بھی اللہ کے فضل سے خیریت ہے۔اور عزیز کے عزیز الوجود کی خیریت مدام در گاہ علام الغیوب سے نیک مطلوب۔ آپ کا خط جو کئی ابواب پر مشتمل تھا اس کا نہایت غور وخوض سے مطالعہ کیا۔"[82]

---

[80] مکتوب:10

[81] مکتوب:11

[82] مکتوب:12

30. اولیا کے سلسلے سے نسبت پیدا کرنے کی دعا

اولیا کی صحبت اور ان کی فکر سے وابستگی خیر و برکت کا باعث ہیں۔ آپؒ نے لکھا:

"الحمد للہ کہ خداوند تعالیٰ نے آپ کو اتنے اوراد کی توفیق بخشی ہے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ راضی ہو۔ اور آپ کو مقامات علیا نصیب کرے۔ لہٰذا دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو تمام اولیاء عظام و پیران نیک نام سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کا فوٹو بناوے۔ اور ان کے تمام انوار و تجلیات آپ کے قلب میں اتارے۔(قلوب الاولیاء کا لمرایا المتقابلة بعضها لبعض) اور ان تمام میں حضور ﷺ کے فوٹو ہوتے ہیں۔ اور حضور ﷺ صفات باری کے مرآت ہیں اور مظہر اتم ہیں۔"[83]

31. حضور ﷺ بطور مظہر خدا اور صوفیا بطور مظہر رسول

آپؒ نے لکھا:

"حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر اتم ہیں اور پیران عظام حضور ﷺ کے مظہر انوار ہیں۔ اور پیران عظام کے راستہ سے یہ تمام انوار مرید صاحب ارادۃ تامہ کے دل میں اترتے اور جانشین ہوتے ہیں۔ اور ان کا اصل اصول اتباع سنت نبویہ ہے۔ اور مطالعہ حالات پیران عظام ہے۔ بطور اختصار تحریر کیا گیا ہے۔ موقع ملاقات پر تفصیل کی جاوے گی۔ ان شاء اللہ ۔"[84]

32. گھر داری پر توجہ

آپؒ نے لکھا:

"گھر میں آنے کے متعلق جو مناسب سمجھ میں آوے کریں۔ کیونکہ گھر کے فرائض بھی ادا کرنے ضروری ہیں۔ اور ﴿ فاتوا حرثكم ﴾[85] کا بھی خیال کرنا

---

[83] مکتوب:12

[84] مکتوب:12

[85] البقرۃ2 : 223

چاہیے۔ کیونکہ یہ بھی قرآن ہی کا فرمان ہے۔ اور ذوی الارحام کی خبر گیری ضروری ہوتی ہے۔ اور والد صاحب کی زیارت بھی ضروریات میں سے ہے۔ آگے آپ کی مرضی ہے، جیسے کریں۔ اور جب مناسب سمجھیں آویں۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کے تمام حالات درست فرماویں۔ اور صحت کلی بخشیں۔ تمام صاحبزادگان کی طرف سے السلام علیکم "[86]

33. مکتوب الیہ کو اپنے حالات سے آگاہ کرنا، ذوق مطالعہ اور اتباع قرآن وسنت

صوفیائے کرام جب طالب کو اپنا محرم راز سمجھتے ہیں تو اپنے حالات وواقعات سے بھی آگاہی فراہم کرتے ہیں۔ آپؒ نے لکھا:

"1۔ مولوی صاحب اب تندرست ہیں۔ 2۔ گھوڑی کی پٹی باندھی ہوئی ہے۔ اس جمعہ کو کھولی جاوے گی۔ ابھی تک لنگاوٹ باقی ہے۔ 3۔ چوہدری صاحب بخیریت پہنچ گئے تھے۔ 4۔ مسجد کا کام ایک دو دن کے بعد ختم ہووے گا۔ 5۔ حضرت عثمان اور حضرت علی کے حالات کے متعلق جو کتاب لکھی گئی ہے ضرور خرید لیں۔ 6۔ اعتکاف کے متعلق جیسا آپ کو آسان ہو کرو۔ 7۔ جناب مولانا میرک شاہ صاحب کی کتاب "عقیدۃ المحدثین" اپنے موضوع پر بہت عمدہ کتاب لکھی گئی ہے۔[87] اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرماویں۔ تلاوت قرآن پاک دل کو صاف کرتی ہے۔ اور اتباع سنت انجلا پیدا کرتی ہے۔ "[88]

34. ترکیب ملاقات اور تعلیم یافتہ کی رہنمائی

ملاقات کے لیے ترکیب وترتیب بنانا، انسانی طرز فطرت کے اہم اجزا میں سے ہے۔ طالب ومطلوب ملاقات کے ذریعے سے ہی اہم اسباق کی ترسیل کر سکتے ہیں۔ پیچیدہ مسائل سے رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ آپؒ نے لکھا:

---

[86] مکتوب:12

[87] سید میرک شاہ، عقیدۃ المحدثین علیٰ حیوٰۃ النبیین، لاہور: کتب خانہ پنجاب، س۔ن، ص:116 - 1

[88] مکتوب:13

"لفافہ کل شام کو ملا ہے۔ جس کا جواب لکھ رہا ہوں۔ آپ نے لفافے تحریر کر کے کچھ اضطرابی سی مجھ میں پیدا کر دی ہے۔ مختصر بات یہ ہے کہ تحریرات سے یہ سفر طے نہیں ہو سکتا۔ جب تک ملاقات نہ ہو۔ جب آپ عید پر آویں گے، تمام باتیں ان شاء اللہ طے کی جاویں گی۔ اور جس کام کے آپ قابل ہوگے۔ اس پر لگایا جاوے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اور جو نسی کتب آپ کے لائق ہوں گی۔ بتلائی جاویں گی۔ اب اپنے حالات کو منتشر نہ کرو۔ دل جمعی رکھو۔ ڈاکٹری کے کام کو اچھی طرح سے سر انجام دو۔"[89]

35. خدمت مسجد اور مرید سے تعلق

مسجد کی خدمت صوفیا کی زندگیوں کا ایک اہم حصہ ہے۔ مسجد خانہ خدا ہونے کے ساتھ ساتھ معاشرتی امور میں بھی معاون ہوتی ہے۔ متعدد احادیث مبارکہ میں اس کی اہمیت کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے فرامین موجود ہیں۔[90] خدمت مسجد میں مصروفیت کی وجہ سے امور میں تاخیر ہوئی اور اس کو شیخ نے مکتوب میں کچھ یوں تحریر فرمایا:

"مسجد کے کام اور دیگر گھر کے کام کی وجہ سے تحریر خط میں دیر ہو گئی ہے۔ ورنہ دل کا ہر وقت آپ کی طرف دھیان ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ تم کو دین و دنیا میں ہر طرح سے کامیاب فرماویں۔"[91]

36. جامع مسجد ٹھیکریاں شریف کے احوال

جامع مسجد ٹھیکریاں شریف حضرت مولانا شیخ محمد فضل الحقؒ نے تعمیر کروائی تھی۔ اس کے احوال سے ڈاکٹر غلام فرید صاحب کو آگاہ کرتے ہوئے مکتوب ارسال کیا گیا:

"مسجد کے مینار، جالی کا کام ختم ہونے کے بعد اب بیرونی دیوار کا پلستر شروع ہے۔ بیرونی دیوار کی سفید تختیوں پر اس وقت، ظہر جمعرات کے وقت مولوی عباداللہ

---

[89] مکتوب:14

[90] ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمة، صحیح ابن خزیمة، بیروت:المکتب الاسلامی، س-ن،رقم الحدیث:1291، ج:2، ص:268

[91] مکتوب:15

صاحب بیگوی (لا اله الا الله محمد رسول الله) لکھ رہے ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ چند دن کے بعد پلستر ختم ہو جاوے گا۔ اور مسجد کی تعمیر کا کام ختم ہو جاوے گا۔ اور دروازوں کا کام شروع ہو جاوے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اور پھر فرش صحن کا کام شروع ہو جاوے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔"[92]

37. مسجد کی خیر خواہی کی ترکیب

مساجد کی تعمیر کے لیے مختلف اسباب کو مہیا کرنا بھی مسلمانوں کے ہاں اعلیٰ مدارج کے تحت ہوتا ہے۔[93] شیخ مولانا محمد فضل الحقؒ نے بھی جب مسجد کی تعمیر شروع کی تو مختلف تلامذہ، مریدین اور حلقۂ احباب کے تعاون کی طرف توجہ دلائی۔ اہل علاقہ اور مریدین نے اپنی اپنی خدمات کو دل جمعی کے ساتھ پیش کیا۔ اس حوالے سے یہ مکتوب ارسال کیا گیا:

"اب نقد کیش ختم ہو چکا ہے۔ شاید گردوجوار میں دورہ کرنا پڑے گا۔ اگر مسبب الاسباب یہیں بیٹھے دیتا رہا۔ تو کام شروع رکھا جاوے گا۔"[94]

38. صاحبزادہ محمد افضل فاروقیؒ کے لیے دعائے خیر

اولیا کا یہ شیوہ رہا ہے کہ وہ اپنی اولاد کے لیے دعائے خیر کی تلقین کرتے ہیں۔ ایک مکتوب میں فرزند ثانی صاحب زادہ محمد افضل فاروقیؒ کے تعلیمی مدارج کی بلندی کے لیے دعا کی تلقین کی گئی:

"افضل کرو پھر داخل کرا دیا ہے۔ دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ اس کو کامیاب فرماوے۔"[95]

39. قلبی حجابات کی دوری

ڈاکٹر غلام فرید کی قلبی کیفیات کو مد نظر رکھتے ہوئے تلقین کلمۂ تمجید کی تلقین کی گئی:

---

[92] مکتوب:15

[93] أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي،سنن، حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية ،1406ھ،رقم الحديث:688،ج:2،ص:31

[94] مکتوب:15

[95] مکتوب:15

"جو حجاب آپ کے دل پر واقع ہوتا ہے۔ اس کے لیے تیسرا کلمہ تمجید کسی تعداد میں شام کے وقت پڑھ لیا کرو۔ وساوس منقطع ہو جاویں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ "[96]

40. امتحان میں کامیابی کا نسخہ

صوفیا کا یہ منہج رہا ہے کہ وہ دینی و دنیاوی امور میں اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرتے ہیں۔ آپؒ نے لکھا:

"امتحان کے کام میں خوب کوشش کرو۔ اور آیت کریمہ ﴿ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴾ [97] دل لگا کر پڑھا کرو تا کہ کامیابی ہو جاوے۔"[98]

41. حضرت صاحب زادہ مولوی عبدالحقؒ کے احوال سے آگاہی

حضرت صاحب زادہ مولوی محمد عبدالحق فاروقیؒ، مولانا محمد فضل الحق فاروقیؒ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ عدیم المثال عالم ہونے کے ساتھ ساتھ سماجی علوم کے ماہر بھی تھے۔ حقیقت میں خانقاہ عالیہ فاروقیہ حقانیہ ٹھیکریاں شریف آپ کے بنائے ہوئے اصولوں پر ہی آج تک قائم و دائم ہے۔ حضرت مولوی عبدالحقؒ کے احوال کو مولانا محمد فضل الحقؒ اپنے ایک مکتوب میں بیان کرتے ہیں:

"مولوی عبدالحق صاحبؒ کے چہرہ کے بائیں جانب کچھ درد کی تکلیف ہے۔ کبھی ٹھہر جاتا ہے، درویشوں کی طبیعت پر ہمیشہ نزول اور صعود ہوتا رہتا ہے۔ کوئی فکر نہ کریں۔ دل جمعی رکھیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے گا۔"[99]

42. تصور اسم ذات اور تلقین درود شریف

تصور اسم ذات اولیا کے اسباق میں اول درجہ کا سبق ہے۔ یہی منازل کو تہہ کرنے کے لیے کلید کا درجہ رکھتا ہے۔ اسی کی تلقین بھی کی جاتی ہے۔ مکتوبات میں بھی اسی طرف اشارہ کیا گیا:

---

[96] مکتوب:15

[97] الأنبیاء 21 : 87

[98] مکتوب:15

[99] مکتوب:15

"تصور اسم ذات منبع ہے معارف کا۔ درود شریف کی کوئی حد نہیں
، جتنا زیادہ پڑھو گے حضور بڑھتا جاوے گا۔"[100]

صوفیاء کے ہاں محبت رسول ﷺ کے مدارج کو طے کرنے کے لیے درود شریف اسباق اولیٰ میں شامل ہے اور اس پر اپنے اپنے مشارب طریقت کی اسناد بھی صوفیاء کے ہاں موجود ہیں۔ اسی درود کی تلقین کی جاتی ہے جو ان کے سلسلۂ طریقت سے سند اعطا ہوا ہو۔ چنانچہ اسی طرح مکتوب 10 میں بھی اس طرف اشارہ کرتے ہوئے درود شریف کی تلقین کی گئی:

"درود شریف ہمارے حضرت صاحبؒ یہ فرماتے تھے۔ صلی اللہ علیٰ حبیبہ
سیدنا ومولانا محمد واٰلہ واصحابہ وبارک وسلم 500 دفعہ"[101]

تصور اسم ذات یہ وہ سبق ہے جو تمام صوفیاء کے ہاں درجہ اول پر رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک اور مکتوب اس اسم کی ترکیب و مشق کے بارے میں ارسال کیا گیا:

"1۔ تصور اسم ذات میں طاق عدد کا بھی لحاظ ضروری ہے۔ یعنی تین یا
پانچ یا سات ایسے ہی ترقی کی جاوے، پھر سانس لینا۔ پوری تفصیل
ملاقات پر ہو گی۔ 2۔ اسم ذات کا تصور ضرور عجائب رنگ پیدا کرتا ہے
۔3۔ غلبۂ حال میں ایک اسم میں دوسرے اسم کی تجلی ہو جاتی
ہے۔"[102]

43. فرقہ واریت سے گریز

صوفیا امن اور محبت کی بنیاد پر کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ ان کی تعلیمات بھی تمام تر ملکی، مذہبی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی اختلافات سے پاک ہوتی ہیں۔ فرقہ واریت لوگوں کو توڑنے جب کہ صوفیا کی تعلیم لوگوں کو جوڑنے کا کام کرتی ہے۔ چنانچہ ان مکتوبات میں اختلاف سے بچنے کی تلقین کی گئی اور ڈاکٹر غلام فرید کے نام ایک مکتوب کا اطراف کچھ یوں ہے:

---

[100] مکتوب:16

[101] مکتوب:10

[102] مکتوب:19

"مسائل اختلافیہ کے پیچھے نہ پڑنا خراب ہو جاؤ گے۔ہاں اگر ان کا حل طلب ہو تو موقع ملاقات پر کر لینا۔"[103]

44. احوال جمعۃ الوداع

مولانا محمد فضل الحق فاروقیؒ جمعۃ الوداع یعنی رمضان المبارک کا آخری جمعہ گورنمنٹ ہائی سکول ٹھیکریاں مونیاں کے گراؤنڈ میں پڑھاتے تھے۔ یہ سکول گاؤں ٹھیکریاں شریف کے شمال اور مونیاں شریف کے مغرب سمت واقع ہے ۔اس کے احوال سے ڈاکٹر غلام فرید کو آگاہ کرنے کے لئے درج ذیل مکتوب ارسال کیا گیا:

"کل جمعۃ الوداع پر چوہدری اللہ داد صاحب آئے تھے۔ تمام خیریت ہے۔اور محمد عنائت بھی آیا تھا۔ جمعۃ الوداع سکول کے گراؤنڈ میں پڑھا گیا۔ تمام گراؤنڈ لبالب بھرا ہوا تھا۔ مرد، عورتوں اور بچوں کا مجمع کثیر تھا۔ کثیر پیدل اور گھوڑا سوار اور کار کے سوار بھی تھے۔ غرضیکہ مجمع کثیر تھا۔ کیمرہ کوئی نہ تھا۔ ورنہ فوٹو کے قابل نظارہ تھا۔ہاں فوٹو تو کھچوایا جاتا لیکن فرید اس وقت موجود نہ تھا۔اس لیے فوٹو نہیں کھچوایا گیا۔ جب فرید موجود جلسہ ہو گا تو فوٹو لیا جاوے گا۔ تمام کیفیت تحریر سے باہر ہے۔ نعت خوانوں کی سریلی آوازیں۔اور قرآن خوانوں کے الحان کی خوش آواز اور فقیر واعظ کی دردناک آواز، بلا لاؤڈ سپیکر لاؤڈ سپیکر کے بات کرتی تھی۔کار کے بگل کی آوازیں اور گھوڑوں کی ہنہناہٹ کی آواز، جدائی جلسہ کے وقت نہایت عجیب سماں دکھائی دیتا تھا۔ بلا اختیار آنکھیں آنسو بہاتی تھیں کہ شاید پھر کب ایسا جلسہ ہم کو نصیب ہو گا۔"[104]

45. طالب کے مکتوب کی قدر دانی

ڈاکٹر غلام فرید صاحب کا ایک خط ذرا خراب حالت میں پہنچا تو آپ نے اس حوالے سے لکھا:

---

[103] مکتوب:16

[104] مکتوب:18

"بعد از دعوات کے واضح ولائح ہو کہ آپ کا لفافہ باوجودیکہ ٹکٹوں سے مزین تھا۔ لیکن بیرنگ 50.4 میں وصول کیا گیا۔ معلوم نہیں کہ بُعد سفر کی وجہ سے جو اس کا لباس پھٹا ہوا تھا، اس لیے بیرنگ ہو گیا ہو یا کثرت اشتیاق کی وجہ سے اسکا ظاہر یہ پھٹ گیا ہو تو بیرنگی ظاہری میں ہمارے پاس وصول ہونا چاہتا ہو۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کونسی وجہ ہے۔ لیکن ہم نے اس کو بڑے استقبال واشتیاق سے گلے لگا لیا۔ اور الحمد پڑھی کہ اے محبوب تم اتنا سفر طے کر کے اور کئی مشکل گھاٹیوں سے گزر کر ہمارے پاس بلباس پارینہ پہنچ گیے ہو۔ اب بے خطر رہو تمہاری پوری حفاظت کی جاوے گی۔ اور تمہیں جان کے ساتھ لٹکایا جاویگا۔"[105]

46. اصلاح تصوف

آپؒ نے لکھا:

"بعد از دعوات کے واضح ہو کہ آپ کا طولانی لفافہ موصول ہوا۔ حال معلوم ہوا۔ یہاں بفضل ایزدی جمیع وجوہ سے خیریت تام ہے۔ اور آپ کی خیریت مدام نیک مطلوب۔ رؤیا صالحہ کا دیکھنا کمالات باطنیہ کی ترقی کا نتیجہ ہے۔ ان پر غرّانہ ہونا چاہیے۔ اپنی ترقی کا خیال رکھنا چاہیے۔ کرامت میں بھی ایک قسم کا امتحان ہوتا ہے۔ ان کے پیچھے نہ پڑنا چاہیے۔ صوفی صوفیت سے جاہل ہیں۔ اس لیے سیاست سے بے بہرہ ہیں۔ اگر اسوۂ حسنہ پر چلتے تو سیاست کو اختیار کرتے۔ غصہ طبیعت کا تقاضا ہے۔ اور غیرت دین کا۔ تنخواہ کو محفوظ رکھو اور سخاوت بقدرے طبیعت خاطر جس سے قلق پیدا نہ ہو۔ اور ایسی جگہ خرچ کرو جس کا فائدہ متعدی ہو ورنہ ﴿لا تسرفوا﴾[106]۔ وہ دعا جس میں ﴿یوم یقوم الحساب﴾[107] آتا ہے والدین

---

[105] مکتوب:20

[106] الاعراف 7 : 31

[107] ابراھیم 14 : 41

میں پیشوا بطریق اولیٰ شامل ہے۔ کیونکہ وہ روحانی باپ ہے۔ کلمه استغفار سے تمام خیریت سے ہیں۔"[108]

47. اتباع نبوت

اتباع رسول ﷺ کی تلقین کرتے ہوئے درج ذیل مکتوب ارسال کیا گیا:

"برخوردار ڈاکٹر غلام فرید اوصله الله تعالیٰ الی ما یتمناه ویرید وسلمه الله تعالیٰ المجید، بعد از دعوات کے واضح ہو کہ یہاں بفضل ایزد متعال جمیع وجوہ سے فی الحال خیریت تام ہے۔ اور آن عزیز وافر تمیز ہر دلعزیز کی خیریت مدام درگاہ علام الغیوب سے نیک مطلوب ہے۔ الحمد لله علیٰ نعماته الکاملة وآلائه الشاملة کہ آپ کو ایک جنت نشان مکان ومقام، آرام کے لیے اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں عطا کر دیا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ابدی زندگی کے لیے بھی ایسے محل ومقام عطا فرماوے۔ جو کہ محسودة الاقران ہوں۔ اب زیادتی نعمت پر آپ پر شکر نعمت واجب ہے ۔﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾[109] کو یاد دلانا چاہیے۔ اور شکر بھی ایک مقام فقر سے ہے۔ جیسا کہ صبر ایک مقام فقر سے ہے۔ کرک کے کرب وبلا میں صبر تھا ۔اور اب بفہ میں بغیۂ مطلوب ہے۔ لہٰذا صبر سے شکر کی طرف آپ کا مقام منتقل کیا گیا ہے۔ پہلے صبر کا امتحان تھا۔ اب شکر کا امتحان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس میں کامیاب کرے۔ **بفہ بلدة طیبة ورب غفور۔**[110] ہر مقام میں ہر ولی کا امتحان ہوتا ہے۔ جیسے انبیاءؑ کا امتحان ہوتا ہے۔ کیونکہ ولی نبی کا عکس یا فوٹو ہوتا ہے۔ ہر قول وفعل وحال میں اس کو اتباع نبوت ضروری ہے۔ لہٰذا امتحان بلحاظ درجات ہوتا ہے۔ **بر سر چاہ وزیر سایۂ درخت جامن۔ فضل کے ہر کام کا ہے اللہ ہی ضامن**

---

[108] مکتوب:21

[109] ابراھیم 14 : 7

[110] مقام: بفہ، ضلع مانسہرہ، صوبہ خیبر پختونخوا-اس جگہ ڈاکٹر غلام فرید ملازمت کرتے تھے۔

۔"[111] تمام کی طرف سے السلام علیکم! آپ کے مقام کی سیر کرنے کے لیے دل تو چاہتا ہے۔ لیکن بغیر رہبر کامل واقف بفہ کے بغیہ تک وصول محال ہے۔ شیر تو ایک شخص دلیر ہے۔ لیکن اس سیر کو ایک ایک آنکھ کافی نہیں ہے۔"[112]

48. مسلکی اعتدال

صوفیا کے اسالیب دعوت میں سب سے اہم چیز مسلکی اعتدال ہے۔ آپؒ نے لکھا:

"1۔مولانا رشید احمد گنگوہی کی تصانیف کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔2۔اجازت ہے۔3۔صلوا خلف کل برّوفاجر۔[113] 4۔بال وبچوں اور والد صاحب کا معاملہ موقع ملاقات ہر ان سے طے کرلینا۔فی الحال مغلی میں خیریت ہے۔کوئی فکر نہ کریں۔موقع ملاقات چونکہ ان شاء اللہ قریب ہے۔لہٰذا تمام سوالات بالتفصیل حل کرالینا۔"[114]

49. تلقین اتباع سنت

آپؒ نے لکھا:

"بعد از دعوات کے واضح ہو کہ آپ کے حالات کی مسل ہمارے پاس پہنچی۔ آپ کے تمام حالات پر اطلاع پائی۔اللہ تعالیٰ آپ کے تمام حالات کو درست فرماویں۔اتنی باتیں جو آپ نے تحریر کی ہیں۔موقع ملاقات پر طے کرلینی

---

[111] دربار عالیہ حقانیہ فاروقیہ ٹھیکریاں شریف، مسجد سے مغرب کی جانب جامن کا درخت ہے۔اس کے ساتھ کنواں تھا۔جہاں پر مولانا محمد فضل الحق فاروقیؒ وحضرت مولانا مولوی محمد عبدالحق فاروقیؒ کی جائے بیٹھک ہے۔جس کو آج کل خوبصورت باغیچہ میں تبدیل کردیا گیا ہے۔

[112] مکتوب:22

[113] ابو داؤد سلیمان بن الأشعث،السجستانی، سنن، بیروت:المکتبة العصریة، صیدا، س۔ن،رقم الحدیث:594، ج:1، ص:162

[114] مکتوب:23

تھیں۔ تاکہ اس مسل کو تحریر نہ کرنا پڑتا۔ قال رابگذار مرد حال شو ۔ اپنے وقت کو جہاں تک ہو سکے اتباع سنت میں گزارو۔"[115]

50. مراقبہ

کسی چیز کی دیکھ بھال کرنا مراقبہ کہلاتا ہے۔[116] مراقبہ کی اصطلاح صوفیا کے ہاں بہت معروف ہے۔ آپؒ نے لکھا:

"مراقبات میں جو ہو اس کو خوب سوچا کرو۔ اکثر اپنے حالات کا انعکاس ہوتے ہیں۔ شادی کے متعلق جیسا طبیعت میں آتا ہے کرو۔ مدرسہ تجوید القرآن کے متعلق سوچ کر قدم اٹھاؤ۔"[117]

6۔ خلاصہ بحث

تمام گزارشات کا مقصد گجرات کے معروف صوفی اور مسلم دانشور مولانا محمد فضل الحق فاروقیؒ کے اسلوب دعوت کا جائزہ ان مکتوبات کی روشنی میں پیش کرنا ہے جو انہوں نے ڈاکٹر غلام فرید کی طرف ارسال کیے۔ آپ نے برصغیر کے اہم دینی مدارس سے علوم اسلامیہ کی تعلیم پائی۔ آپ نے گجرات میں تدریس اور روحانی تربیت کے لیے خود کو وقف کیے رکھا۔ ڈاکٹر غلام فرید آپؒ سے دینی اور روحانی امور میں رہنمائی حاصل کیا کرتے تھے۔ تعلیم، تربیت اور روحانی مشاورت کا ایک اہم ذریعہ وہ مکتوبات ہیں جو مولانا محمد فضل الحق فاروقیؒ نے مختلف اوقات میں ڈاکٹر غلام فرید کے نام لکھے۔ ان خطوط میں پیغمبر اسلام ﷺ کی محبت، اسلام کی عالم گیر تعلیمات، دین وسیاست کی یک جائی، بین المذاہب ہم آہنگی، مسلکی اعتدال، روایات تصوف کی تعمیل و تطہیر، تربیت فرد، تعمیر شخصیت، امور خانہ پر توجہ، اسلامی عبادات کی حکمتوں، تاریخ اسلام سے حاصل ہونے والے تہذیبی اسباق، مسلم امہ کی دعوتی ذمہ داریوں، انسان دوستی، اخلاص نیت اور اعمال صالح جیسے موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ ان خطوط کا مطالعہ علمی حلقوں کے لیے بہت مفید ہے۔ ان میں روحانی ترقی کے بہت سے اسالیب کی وضاحت کی گئی ہے۔ اسی علمی اور روحانی اہمیت کے پیش نظر ان مکتوبات کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ پیش کردہ مباحث کی علمی سنجیدگی اس حقیقت کی عکاس ہے کہ مولانا محمد فضل الحق فاروقیؒ کے مکتوبات کی ترتیب، تدوین، اشاعت، تدریس اور ترویج نہایت مفید ہے۔

---

[115] مکتوب:25

[116] خواجہ شمس الدین عظیمی، مراقبہ، کراچی: الکتاب پبلی کیشنز، 1995ء، ص:50-1

[117] مکتوب:25